سوموار | 24۔مارچ 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61

جلد 47-82 نمبر 65 | سوموار 14 ذیقعدہ ۔1417ھ 24 امان 1376ہش 24 مارچ 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نری تدبیروں اور تجویزوں سے اصلاح نفس نہیں ہوسکتی

اصلاح نفس کیلئے نری تجویزوں اور تدبیروں سے کچھ نہیں ہوتا ہے جو شخص نری تدبیروں پر رہتا ہے وہ نامراد اور ناکام رہتا ہے کیونکہ وہ اپنی تدبیروں اور تجویزوں کو ہی خدا سمجھتا ہے۔ اس واسطے وہ فضل اور فیض جو گناہ کی طاقتوں پر موت وارد کرتا ہے وہ بدیوں سے بچنے اور ان کا مقابلہ کرنے کی قوت بخشتا ہے۔ وہ انہیں نہیں ملتا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے آتا ہے جو تدبیروں کا غلام نہیں تھا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بعض اوقات انسان کسی دعا میں ناکام رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دعا رد کر دی، حالانکہ خدا تعالیٰ اس کی دعا کو سن لیتا ہے اور وہ اجابت بصورت رد ہی ہوتی ہے، کیونکہ اس کے لئے در پردہ اور حقیقت میں بہتری اور بھلائی اس کے رد ہی میں ہوتی ہے۔ انسان چونکہ کوتاہ بین ہے اور دور اندیش نہیں، بلکہ ظاہر پرست ہے، اس لئے اس کو مناسب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرے اور وہ بظاہر اس کے مفید مطلب نتیجہ خیز نہ ہو، تو خدا پر بدظن نہ ہو کہ اس نے میری دعا نہیں سنی۔ وہ تو ہر ایک کی دعا سنتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 67)

عفو میں ایک وقار پایا جاتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

امر واقعہ یہ ہے کہ وہ ماں باپ جو اپنی اولاد سے عفو کا سلوک کرتے ہیں ہمیشہ ان کی عزت ان کی اولاد کے دل میں بڑھتی ہے اور عفو کے ذریعے باہر سوسائٹی میں بھی عزت بڑھتی ہے اور کبھی عفو سے انسان گرتا نہیں۔ یعنی لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ اس کو کیا پتہ چلتا ہے چلو چھوڑو پرے اس کو۔ عفو میں ایک وقار پایا جاتا ہے۔ عفو کے مضمون میں یہ بات داخل ہے کہ علم ہو گیا ہے لیکن دیکھو ہم اپنی اعلیٰ حوصلگی کی وجہ سے اپنے وسیع القلب ہونے کی وجہ سے تجھ سے اعراض کر رہے ہیں اس کے نتیجے میں ہمیشہ ایسے شخص کے لئے دل میں عزت بڑھتی ہے اس کی دل میں محبت پیدا ہوتی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اس کی ایک بہت ہی اعلیٰ پائے کی مثال تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو بھی میں نے بہت قریب سے اور بار بار دیکھا عجیب عفو کا رنگ تھا یعنی جانتے تھے کہ یہ کچھ ہو رہا ہے مگر یوں نظر کرتے تھے گویا دیکھا ہی کچھ نہیں مگر جب دیکھتے تھے تو پھر صفح جمیل ضرور ہوتا تھا جب آنکھوں میں آنکھیں ڈال لیں جب ایسے دیکھا کہ نظر آگیا کہ اس نے دیکھ لیا ہے پھر اس سے ناراضگی کا اظہار بھی بالکل اسی طرح جیسے (کلام الٰہی) نے بیان فرمایا ہے کہ پھر اس سے کچھ دیر کے لئے گویا الگ ہو گئے، نگاہوں میں اجنبیت آگئی، یہ ہے عفو کا دوسرا طریق یعنی معنی وہی ہے مگر اور رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔ گویا نہیں دیکھا، اس کو نہیں دیکھا جو توجہ چاہتا ہے۔ ہر وقت جس کو عادت ہو کہ مجھ پر پیار کی نظر رہے اس سے نظریں ہٹانا بہت بڑی سزا ہے اور REPROVE کا معنی اس لحاظ سے اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر تم اگر عفو سے کام لو گے تو عفو کے نتیجے میں تمہیں کبھی بھی گھٹیا اور چھوٹا نہیں سمجھا جائے گا۔ اب اس میں ایک اور بڑی عجیب راز کی بات بیان فرما دی جس کی طرف توجہ دلا کے اب چونکہ وقت ختم ہو رہا ہے میں اس خطبے کو ختم کروں گا کہ عفو ہے کیا، وہ عفو جس کے نتیجے میں اولاد بدتمیز ہوتی ہے اور کھل کھیلتی ہے، شرارتیں کرتی چلی جاتی ہے اس کے نتیجے میں اس اولاد کے دل میں ان ماں باپ کی عزت کبھی نہیں پیدا ہوئی اس لئے عفو پہچاننے کا کتنا عمدہ ذریعہ بیان فرما دیا۔ فرمایا عفو ہے ہی وہی جس کے ذریعے تمہاری عزت بڑھے۔ جہاں تم نے عفو کے نام پر خطاؤں سے نظر پھیری ہے اور خطائیں شوخ ہو گئی ہیں اور بچے بدتمیز ہو گئے ہیں تم بے وقوف ہو جو سمجھتے ہو کہ عفو سے کام لیا جا رہا ہے۔ تم وہ حد پھلانگ چکے ہو جہاں عفو کی جو عملداری تھی وہ ختم ہو گئی اس حد سے باہر آگئے ہو۔ تو ایک ہی چھوٹے سے پیارے فقرے میں آنحضرت ﷺ نے کتنا عظیم الشان نکتہ بیان فرما دیا عفو کی پہچان کا۔ فرمایا اس وقت تک تمہارا عفو ہے جب تک اس کے نتیجے میں تمہاری عزت بڑھتی ہے جہاں تمہاری عزت ختم ہونی شروع ہو جائے وہاں عفو ختم ہے۔

(از خطبہ 6۔دسمبر 1996ء)

○○○

نکاح

○ محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ اطلاع دیتے ہیں۔

عزیزم ڈاکٹر محمد امجد باجوہ ابن مکرم محمد اسلم باجوہ صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا کے نکاح کا اعلان 16- مارچ 1997ء کو بیت مبارک ربوہ میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے ۔/5000 ڈالر مہر پر عزیزہ مہوش باجوہ بنت مکرم لئیق احمد صاحب باجوہ نیویارک سے کیا۔

عزیز امجد صاحب چوہدری عزیز احمد باجوہ صاحب دارالصدر غربی کا نواسہ اور عزیزہ مہوش صاحبہ ان کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بہت ہی بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

○ مکرم محمد ماجد اقبال ڈوگر کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 97-3-17 کو بچی سے نوازا ہے، بچی کا نام "در ثمین ماجد" تجویز کیا گیا ہے بچی مکرم محمد عاشق ڈوگر صاحب سابق کارکن دفتر محاسب کی پوتی اور مکرم صوبیدار شمس الدین صاحب سیکرٹری مال دارالیمن شرقی کی نواسی ہے اللہ تعالیٰ بچی کو سعادت مند اور باعمر بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبداللہ علوی صاحب مورخہ 97-3-13 کو بعمر 85 سال دوڑ ضلع نواب شاہ میں وفات پاگئیں۔ آپ موصیہ تھیں مورخہ 97-3-15 کو بیت المبارک میں ان کا جنازہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بعد ظہر پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ آپ بہت مخلص اور نیک خاتون تھیں موصوفہ مکرم انور ندیم علوی ایڈووکیٹ سابق امیر ضلع نواب شاہ کی چچی تھیں۔ احباب کرام سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بجٹ بھجوائیں

○ زعماء اعلیٰ و زعماء مجلس انصار اللہ جنہوں نے ابھی تک بجٹ تشخیص کر کے نہیں بھجوائے سے درخواست ہے کہ وہ بہت جلد بجٹ تشخیص کروا کر ارسال فرماویں۔"

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ پاکستان)

ہر ایک کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ پوشیدہ علاقہ رکھے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

24- امان 1376 ہش — 24 - مارچ 1997ء

نیکیوں کا اجتماع - تقویٰ

بعض باتیں اصولی اور بنیادی ہوتی ہیں ان کو سمجھ لیا جائے تو فروعات کے سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ لیکن اگر فروعات کی طرف پہلے جایا جائے تو ان کا سمجھنا بھی آسان نہیں اور ان کی تعداد بھی اتنی زیادہ کہ کہا جائے کہ شمار سے باہر ہے مثلاً آپ نیکیوں ہی کو لیں۔ نیکیوں کو شمار کرنے لگیں تو انسان زندگی میں جتنے اعمال بجالاتا ہے اور وہ بے شمار ہوتے ہیں اتنی ہی نیکیاں سامنے آسکتی ہیں لیکن اگر نیکیوں کے متعلق اصولی اور بنیادی بات کو پیش نظر رکھا جائے تو بات آسان ہو جاتی ہے۔ نیکیوں کا حصول اور ان کی بنیاد تقویٰ ہے۔ بجائے یہ کہ ایک ایک بات پر غور کیا جائے کہ یہ نیکی ہے یا نہیں۔ نیکی ہے تو کیسی نیکی ہے۔ تقویٰ پر ہی کیوں نہ غور کر لیا جائے۔ اگر تقویٰ کے معانی اور مفہوم سمجھ میں آجائیں تو پھر نیکیوں کا اختیار کرنا اس لئے آسان ہو جاتا ہے کہ وہ بھی ہمارے فہم کے قریب آجاتی ہیں۔

تقویٰ کے متعلق دو باتیں سامنے آتی ہیں۔ تقویٰ خدا تعالیٰ سے ڈرنے کو کہتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کو۔ اگر انسان خدا تعالیٰ سے ڈرے اور اس سے محبت کرے اور اپنے ہر کام کو اس ڈر اور محبت کے ساتھ وابستہ کر لے تو جو کچھ بھی وہ کرے گا وہ نیکی ہوگی۔ اور اگر وہ نیکی نہیں بھی ہوگی تو یہ نہیں کہا جاسکے گا کہ اس نے گناہ کیا ہے۔ تقویٰ تو انسان کو گناہ کے قریب بھی نہیں آنے دیتا۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ اگر لاعلمی میں کوئی ایسی بات بھی کر دے جسے ٹھوس نیکی نہ کہا جاسکے تو اس کی نیت کی وجہ سے وہ بات اتنی زیادہ مضرت رساں نہیں ہوگی۔

پس ہمیں چاہئے کہ ہم تقویٰ پر غور کریں۔ ہم یہ اصول اور یہ بنیاد سامنے رکھیں کہ ہم نے جو کچھ بھی کرنا ہے اس میں تقویٰ نے ہماری رہنمائی کرنی ہے۔ اور اگر دیکھا جائے تو کلام الٰہی میں جس قدر زور تقویٰ پر دیا گیا ہے کسی اور حکم پر نہیں دیا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تقویٰ کے حکم کے علاوہ باقی جو حکم ہیں وہ تو انفرادی نیکیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ کرو اور وہ نہ کرو۔ لیکن جہاں تقویٰ کا ذکر آتا ہے وہاں نیکیوں کو مجموعی نظر میں پیش نظر رکھا جاتا ہے۔

یہ تو ہو سکتا ہے کہ کسی ایک نیکی کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا جائے کہ تقویٰ اختیار کرو۔ لیکن جب صرف یہ کہا جاتا ہے کہ تقویٰ اختیار کرو تو یہ کسی ایک نیکی کے ساتھ منسلک نہیں ہوتا بلکہ زندگی کے رویے اور زندگی کے ہر قول اور فعل کے ساتھ اس کا تعلق ہوتا ہے۔ اسی لئے انفرادی احکام کے ساتھ ساتھ ایک اصولی اور بنیادی حکم بھی دیا گیا ہے اور وہ ہے تقویٰ کا اور اسی پر سب احکام سے زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ ایک نیکی کر لی تو وہ صرف ایک نیکی ہے۔ اس کے علاوہ ہزاروں دیگر ایسی باتیں ہیں جن کو نیکی کا نام دیا جاسکتا ہے لیکن ایک تقویٰ اختیار کر لیا تو گویا تمام نیکیوں کی طرف میلان ہو گیا اور تمام گناہوں سے گریز کرنے کا عزم صمیم۔

پس تقویٰ بنیاد ہے ہر نیکی کی اور تقویٰ بنیاد ہے ہر گناہ کے چھوڑنے کی۔ جتنے پاکیزہ اعتقادات ہیں جتنے نیک اقوال اور نیک افعال ہیں وہ سب اپنی انفرادی اہمیت کے حامل ہونے کے باوجود ایک عمومی رویئے سے تعلق رکھتے ہیں اور اس عمومی رویے کا نام ہی تقویٰ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ وہ ہمیں تقویٰ عطا کرے اگرچہ بعض حالات میں بعض خاص باتیں زیادہ اہمیت حاصل کر جاتی ہیں اور ان کے لئے خاص طور پر دعا کی ضرورت پڑتی ہے وہ دعائیں بھی ضرور کرنی چاہئیں۔ کسی وقت انسان زندگی کے کسی ایک پہلو پر غور کرتا ہے اور اس میں خامی نظر آتی ہے تو وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اس خامی کو دور کر دے۔ ایسے مواقع پر انفرادی امور کے لئے دعائیں بھی نہایت ضروری ہیں۔ لیکن عمومی رنگ میں ہماری دعائیں تقویٰ کے لئے ہونی چاہئیں۔ تقویٰ کے زیر اثر عمل کرتے ہوئے ہم خدا تعالیٰ کو بھی خوش کرتے ہیں اور اپنے ماحول میں بسنے والے لوگوں کو بھی۔ اور یہی دو خوشیاں ہیں جو حقیقی طور پر انسان کی زندگی کو خوشی کا باعث بناتی ہیں۔

ایک اور بات اس سلسلے میں جو کہنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف نظر نہ ہو اور کوئی ایسا کام کیا جائے جسے اچھا کام کہا جاسکے تو وہ کام اچھا تو یقیناً ہو گا اور اس کی افادیت سے انکار بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اس میں خدا کی خوشنودی کے حصول کا کوئی امکان نہیں ہو گا۔ البتہ وہی اچھا کام اگر تقویٰ کے پیش نظر کیا جائے یعنی خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور اس سے محبت کرتے ہوئے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے، تو وہ کام ہر اچھے کام کی طرح اچھا تو ہو گا ہی لیکن اس پر مستزاد یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہو گا۔ اور اگر ایک کام خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے بغیر کیا جاتا ہے حالانکہ اسی میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل کی جاسکتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے بغیر کیوں کیا جائے۔ کیوں نہ اس طرح کیا جائے کہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل ہو۔ اور اس کا یہی طریق ہے کہ اچھے کام کو صرف اچھا کام کر کے نہ کیا جائے بلکہ خدا تعالیٰ کی محبت اور خدا تعالیٰ کے ڈر سے اس اچھے کام کو سر انجام دیا جائے۔ یعنی وہ کام کرتے ہوئے یہ سوچا جائے کہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے یہ کام کیا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ یہ کرو تو ہم کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ یہ نہ کرو تو ہم نہیں کرتے۔

پس یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ اچھا کام تو کیا جائے لیکن اچھے کام کی نسبت بھی خدا تعالیٰ ہی سے جوڑی جائے۔ خدا تعالیٰ ہی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اسی کے احکام کی پیروی کے لئے اچھے کام کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔

جسے بلایا ہے دعوت پہ، ہو شریک وہی
وہ اپنے ساتھ طفیلی کو تو نہ لے جائے
اگر وہ لے ہی گیا ہے تو میزباں سے کہے
اِک اور شخص بھی لایا ہوں، وہ بھی آ جائے؟

ابوالاقبال

ڈاکٹر صلاح الدین- نیویارک (امریکہ)

امریکہ میں لنگر خانہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خود قادیان میں لنگر خانہ قائم فرمایا اور اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ اسی طرز کے لنگر امریکہ میں بھی چلیں۔ یورپ میں بھی چلیں اور افریقہ میں بھی چلیں۔ امریکہ میں جون کے آخری ویک اینڈ پر جماعت احمدیہ امریکہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے۔ عموماً جلسہ کے لئے کسی یونیورسٹی کے ہال کرایہ پر لئے جاتے تھے۔ ہوسٹلز کے کمروں میں مہمانوں کی رہائش ہوتی ہے۔ اور ضیافت کا انتظام یونیورسٹی کے MESS یا کیفے ٹیریا کے ذریعہ ہوتا۔ اب تک امریکہ میں اڑتالیس جلسہ سالانہ منعقد ہو چکے ہیں۔

آئندہ امریکہ میں لنگر چلنے چاہئیں

چھ برس قبل جماعت احمدیہ امریکہ کا جلسہ سالانہ ڈیٹرائیٹ میں ایک یونیورسٹی میں منعقد ہوا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ازراہ شفقت لندن سے تشریف لاکر رونق افروز ہوئے۔ جلسہ گاہ یونیورسٹی کے میدان میں شامیانے لگا کر بنایا گیا تھا۔ مہمانوں کے کھانے کا بندوبست یونیورسٹی کیفے ٹیریا میں تھا۔ ہر سال ایک کثیر رقم کھانے کے خرچ پر جماعت کو ادا کرنی پڑتی تھی۔ اور اکثر کھانا بھی معیاری نہیں ہوتا تھا۔ جلسہ کے اختتام کے بعد حضرت صاحب کینیڈا تشریف لے جانے کے لئے آئے۔ تو جلسہ کے منتظمین سے مصافحہ کے بعد حضرت صاحب کے ساتھ گروپ فوٹو ہوا۔ حضرت صاحب کار کی طرف روانہ ہوا ہی چاہتے تھے کہ آپ نے اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا آئندہ امریکہ میں لنگر چلنا چاہئے۔ اگر تنبو میں جلسہ کی اجازت مل سکتی ہے تو کوشش کریں کہ یونیورسٹی والے تنبو میں لنگر چلانے کی اجازت بھی دے دیں۔ غالباً یہ ارشاد فرماتے وقت حضرت صاحب کی نظروں کے سامنے یہ منظر گھوم رہا تھا کہ کیفے ٹیریا سے مہمانوں کو اچھا کھانا نہیں ملا۔ اور حضرت صاحب کو اس وجہ سے بہت دکھ تھا۔ کہ جس جذبہ سے مہمان آتے ہیں اسی ذوق و شوق سے معیاری مہمان نوازی ہو تو مزہ ہے۔

لنگر کی کوشش

آئندہ سال کے لئے جلسہ کمیٹی بنی۔ اور مختلف شہروں میں جلسہ منعقد کرنے کی سہولت کا سروے شروع ہوا۔ نیویارک میں ایک لمبا عرصہ سے جلسہ منعقد نہیں ہوا تھا کیونکہ دنیا کے مہنگے ترین شہروں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ یونیورسٹیاں اپنے ہال اور ہوسٹلز اول تو کرایہ پر دیتی ہی نہیں اور اگر دیں بھی تو کرایہ بہت مہنگا وصول کرتی ہیں۔ اور سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ کوئی یونیورسٹی تنبو میں لنگر چلانے کا سنتی ہی نہ تھی۔ جلسہ کمیٹی کے ممبران بھی پریشان تھے کہ یہ ایک طویل المدت پلان ہے۔ اتنے کم عرصے میں لنگر چلنا ناممکن دکھائی دے رہا تھا۔ نہ دیگیں۔ نہ کڑچھے اور نہ خانسامے پکانے والے۔

لنگر چلانے کی اجازت ملتی دکھائی نہ دی۔ اور آخر کار نظریں نیویارک کی طرف تھیں کہ یہاں کوشش کریں۔ صدر جماعت نیویارک مکرم نذیر احمد ایاز صاحب کو امیر صاحب امریکہ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے افسر جلسہ مقرر فرمایا۔ ایسی یونیورسٹی کی تلاش دن رات شروع ہوئی جو لنگر چلانے کی اجازت دے۔ دو کے علاوہ سب یونیورسٹیوں نے انکار کر دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ تمام یونیورسٹیوں نے کیفے ٹیریا بڑی بڑی کمپنیوں کو ٹھیکہ پر دیئے ہوتے ہیں۔ کوئی بھی کنٹریکٹر کے علاوہ کھانا پیش نہیں کر سکتا۔ کسی صورت لنگر کی اجازت ملتی نظر نہ آتی۔

آخر کار دو ایسی یونیورسٹیوں پر نظر پڑی جو ساتھ ساتھ تھیں۔ ایک کے پاس رہائش تھی (لانگ آئی لینڈ یونیورسٹی) اور دوسری نیویارک انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی جس کے پاس جلسہ کے لئے ہال اور گراؤنڈ تھے۔ جب ہم نے گفت و شنید کے بعد کمرہ کا کرایہ پوچھا تو وہ ڈیٹرائیٹ سے بہت کم تھا اتنا کم کہ جس کا ہم تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی کامیابی ہوئی۔

اب دوسرا مسئلہ لنگر چلانے کا تھا۔ یونیورسٹی والے کھانے پکانے اور ڈائننگ ہال میں ہمیں کھلانے کی اجازت دے بھی نہ سکتے تھے۔ یونیورسٹی کی کیٹرنگ آفیسر کے ساتھ کئی میٹنگز ہوئیں۔ اور جب اس خاتون کو بتایا گیا کہ جو کھانا تیار ہوگا وہ مہمانوں کو بغیر کسی معاوضہ کے دیا جائے گا۔ وہ امریکن عیسائی خاتون بہت حیران ہوئی کہ ہزاروں افراد کو کھانا۔ مفت۔! وہ کہنے لگیں کہ یونیورسٹی نے جو معاہدہ کیٹرنگ کمپنی سے کیا ہوا ہے اس کا وہ دوبارہ بغور مطالعہ کریں گی۔ اور قانونی پہلوؤں کا جائزہ لے گی۔ چند روز بعد اس خاتون کا فون آیا کہ اگر کھانا مفت دینا ہے تو گراؤنڈ میں تنبو لگا کر کھانا کھلانے کا بندوبست کر سکتے ہیں۔ کیونکہ معاہدہ میں ہے کہ کیٹرنگ کمپنی کے علاوہ اور کوئی کھانا یا مشروبات فروخت نہیں کر سکتا۔ مثل مشہور ہے کہ کھڑے ہونے کی جگہ مل جائے تو بیٹھنے کی بن جاتی ہے۔ کیٹرنگ آفیسر سے تین چار ملاقاتوں کے بعد وہ یہ مان گئی کہ کھانا کسی اور جگہ پکا کر یہاں لا کر گرم کر لیں۔ اور آخر یہ اجازت مل گئی کہ یونیورسٹی والے چھوٹا سا تنبو لگا دیں گے وہاں کھانا Fix کر لیں۔ بس پھر کیا تھا جونہی کیٹرنگ آفیسر کے منہ سے یہ الفاظ نکلے تو سب کے دل اللہ کی حمد کے ترانے گانے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا ہے اور حضرت صاحب کے یہ الفاظ پورے ہوئے کہ کوشش کریں تو آئندہ یونیورسٹیاں تنبو میں لنگر چلانے کی اجازت دے سکتی ہیں۔

لنگر کون چلائے

اکثر مرد گھر پر تھوڑا بہت کھانا تو پکا ہی لیتے ہیں۔ مگر اتنے بڑے پیمانے پر تو ربوہ میں ہم نے پروفیشنل لوگوں کو یہ کام کرتے دیکھا تھا۔ البتہ معاونین ان کی مدد کر دیتے تھے۔

اب یہ ذمہ داری ناظم اور نائب ناظم ضیافت پر آ پڑی۔ اور سوچا کہ ہمارے بزرگ بھی تو جماعت کی خاطر کوئی دھوبی کی اور کوئی نائی کی ملازمت بحری جہازوں میں کر کے دوسرے ممالک میں اللہ کا پیغام پہنچانے گئے تھے۔ ان کا پروفیشن کونسا دھوبی کا تھا۔ اور اللہ نے ان سب کو کامیاب کیا۔

تو ضیافت ٹیم کے ممبران نے سوچا کہ اگر ہمارے والد دھوبی بن کر بہت خوش تھے۔ تو آج موقع ہے۔ دھوبی کی اولاد نائی کیوں نہ بن جائے۔ دھوبی اور نائی میں ایک خاص مماثلت بھی ہے۔ اور کامیابی اللہ پر چھوڑتے ہیں۔ تو جناب جتنے لوگوں نے کھانا پکانے کا عزم کیا سب ہی واقفین زندگی کی اولاد تھے۔ کوئی ازراہ مزاح ہم سے پروفیشن پوچھتا تو جواب ہوتا کہ جی ہم امریکہ میں نائی ہیں۔

فوڈ سروس لائسنس

یونیورسٹی کی پہلی شرط یہ تھی کہ جماعت کے پاس فوڈ سروس لائسنس ہونا چاہئے۔ اس کے بغیر یہ کھانا پکا سکتے ہیں اور نہ ہی Serve کر سکتے ہیں۔ یہ لائسنس حاصل کرنے کے لئے نیویارک فوڈ ڈپارٹمنٹ کی طرف سے کلاسیں ہوتی ہیں۔ امتحان پاس کرنے کے بعد یہ لائسنس ملتا ہے۔ چنانچہ ضیافت ٹیم کے ایک ممبر نے داخلہ لے کر کلاسیں پڑھیں اور 92% نمبر لے کر لائسنس حاصل کیا۔

کھانا پکانے کا سامان

امریکہ میں پاکستان کی طرح کھانا پکانے والے ماہرین دستیاب ہیں۔ اور ہمارے پاس رضاکاروں کی بھی کمی تھی۔ یہ ترکیب سوچی گئی کہ کم از کم دو دیگوں جتنا سالن ایک پتیلے میں پکایا جاسکے۔ امریکہ کی کوئی بھی کمپنی اتنے بڑے سائز کا پین تیار نہیں کرتی۔ ہر روز لنگر سے دلچسپی رکھنے والے لوگ دریافت کرتے کہ کیا بنا تو جواب ہوتا کہ ابھی کچھ نہیں۔ ایک دن ایک احمدی دوست جن کا نیویارک میں قالینوں کا سٹور ہے کہنے لگے کہ ان کے ایک غیر از جماعت دوست میاں مسعود صاحب لاہور میں ہیں جن کا درآمد برآمد کا کاروبار ہے۔ اور ساتھ ہی بتایا کہ بہت ہی شریف النفس انسان ہیں۔ ان سے پوچھتے ہیں کہ ہماری مدد کریں اور گوجرانوالہ سے یہ پین بنوادیں۔

ان صاحب کو لاہور فون کیا تو جواب ملا کہ فکر نہ کریں۔ آپ کا کام ہو جائے گا۔ انہوں نے گوجرانوالہ اپنا ٹرک بھجوایا۔ ملازم بھیجے اور راتوں رات پین بن کر لاہور آ گئے۔

دوسرا مرحلہ ان دیگچوں کو لاہور سے نیویارک پہنچانا تھا۔ وقت صرف چند ہفتے تھا۔ پی۔ آئی۔ اے اکتالیس ہزار روپے کرایہ طلب کر رہی تھی۔ جو ادا کرنا کافی مشکل تھا۔ ایک دوست نے دوسری ایئرلائن پر بھجوانے کی کوشش کی۔ ایئرلائن نے فراخ دلی سے مدد کی اور کہا کہ اگر مہمانوں کی خدمت کے لئے جا رہے ہیں تو کرایہ تین گنا کم۔ تو جی یہ دیگچے بڑی عید سے دو روز قبل لاہور سے نیویارک پہنچ گئے۔

گیس کی فراہمی

نیویارک سٹیٹ میں کمرشل سکیل پر عارضی گیس کے مہیا کرنے کے قوانین بہت ہی سخت ہیں۔ طرح طرح کی انشورنس طلب کرتے ہیں۔ اور پہلی مرتبہ ہمیں یہ سروس دینے پر کوئی کمپنی آمادہ نہ ہوتی۔ بے شمار کمپنیوں کو فون کئے خود گھنٹوں سفر کر کے جاتے۔ تو جواب انکار ہی ہوتا۔

ایک دن نیشنل پروپین کمپنی جو کہ بہت ہی بڑی کمپنی ہے کے پاس جانے کا سوچا۔ جب وہاں پہنچے تو کمپنی اتنی بڑی تھی کہ گمان ہوا کہ اتنے چھوٹے گاہک کو تو لفٹ ہی نہ کرائیں گے۔ مینیجر رخصت پر تھا۔ جونیئر عملہ نے کہا کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے اگلے جمعہ کو آنا اور ملاقات کا وقت دے دیا۔

اگلے جمعہ ہم جا پہنچے۔ مینیجر سے ملاقات ہوئی۔ اس کو ساری سٹوری بتائی اور وہ رضامند ہو گیا کہ گیس مہیا کرے گا۔ جب باتوں باتوں میں مینیجر کو معلوم ہوا کہ سب معاونین بلا معاوضہ کام کر رہے ہیں۔ اور کھانا بھی مفت ملے گا تو میرا پروفیشن پوچھا..." جواب سن کر بہت ہی حیران ہوا کہ ڈاکٹرز، انجینئرز بڑے بڑے امریکن بینکوں کے مینیجر کھانا پکائیں گے تو اس نے ہر طرح سے تعاون کیا اور کہا کہ صرف سروس چارجز وصول کرے گا گیس کمپنی کو چولہوں کی تفصیل بتائی تھی تاکہ وہ گیس پائپ اور دوسرا سامان اس کے مطابق مہیا کریں۔ ان کے انجینئر کی فیس 300 ڈالر تھی۔ یہ ہم نے خود کالج میں پڑھی ہوئی فزکس سے لیا اور ایک لائبریری میں جا کر یادداشت تازہ کی۔ ہم خود چولہوں کی نوزل میں تھوڑا تھوڑا سا سوراخ کرتے اور شعلہ دیکھتے۔ پھر چولہا کھولتے اور جب تسلی ہو گئی کہ گیس کے دباؤ کے لحاظ سے یہ شعلہ زیادہ سے زیادہ ہے تو انجینئر کو جا کر بتایا کہ برنر کے باہر والا رنگ 70 ہزار اندر والا 45 ہزار اور درمیان والا 25 ہزار برٹش تھرمل یونٹ کا ہے۔ تو وہ حیران رہ گیا کہ ہم اناڑیوں کا حساب بالکل درست نکلا۔

گوشت کی فراہمی

اچھے گوشت کی فراہمی کافی مشکل تھی۔ حلال گوشت کے مذبحہ خانے کافی دور ہیں۔ وہاں خود جا کر بات چیت کرتے۔ جو بھی ہماری شرائط سنتا کہ ہمیں ایک ہی عمر اور ایک ہی وزن کے بکروں یا چھتروں کا ہزاروں پونڈ کا گوشت چاہئے تو اکثر انکار کر دیتے۔ قصاب چاہے امریکہ کا ہو یا پاکستان کا وہ قصاب ہی ہوتا ہے۔ گاہک جو چاہتا ہے وہ اس کی گھٹی میں ہوتا ہے کہ نہیں دینا اور تھوڑی بہت تو ہیرا پھیری ضرور کرنی ہے۔ ایک سپلائر کے ساتھ معاہدہ ہوا اور تمام شرائط اس کو اچھی طرح واضح کر دیں۔ کنٹرول کے لئے وہاں ناظم گوشت موجود رہے۔ دو دن تو وہ معاہدہ کی پابندی کرتا رہا۔ تیسرے دن قصاب بوڑھی بھیڑیں ذبح کر کے لے آیا اور اس نے سوچا یہ مجبور ہیں ہر حالت میں گوشت لیں گے۔ کیا ہزاروں لوگ بھوکے رہیں گے۔ ناظم گوشت نے لنگر خانہ فون کر کے جب یہ اطلاع دی کہ تو ایک گھنٹہ کے اندر ویگن میں ضیافت ٹیم وہاں پہنچ گئی۔ ذبیحہ جانور دیکھے تو ہم نے ویگن میں بیٹھ کر چند منٹ

ایک اچھی بات

خدا کے فضل اور رحمت کے امیدوار رہو۔ کہ جو کچھ انسان کو ملتا ہے وہ اسی سے ملتا ہے اور جو کچھ اسے چاہئے وہ اسی سے مانگنا چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میٹنگ کی اور فیصلہ کیا کہ یہ گوشت ہرگز نہیں لیا جائے گا اور ہم متبادل راستہ اختیار کریں گے قصاب ایک نظر اپنی بھیڑوں پر ڈالتا اور دوسری ہماری طرف اور کہتا ہی رہ گیا کہ جی پھر آپ کیا کریں گے۔

ابھی شام کے آٹھ ہی بجے تھے۔ ایک دو گھنٹے دوکانیں کھلی رہنی تھیں۔ ضیافت ٹیم کے ممبر اپنی کاروں پر پورے نیویارک کی دوکانوں پر نقد رقم لے کر روانہ ہو گئے کہ جہاں سے بھی اچھا گوشت یا مرغے ملے لے آئیں۔ صبح کی عبادت سے قبل بہت ہی اعلیٰ گوشت لنگر خانہ پہنچ گیا۔ جلسہ کے بعد قصاب نے معذرت کی کہ جی بس غلطی ہو گئی اور بتایا کہ پورا ہفتہ وہ یہ گوشت بیچنے کی کوشش کرتا رہا۔ اور آخر کار کافی گوشت اس کو پھینکنا پڑا۔

نان ضیافت ٹیم کی یہ کوشش تھی کہ مہمانوں کو اعلیٰ قسم کی روٹی اور نان خود پکوا کر دیئے جائیں۔ نیویارک میں ایک کمپنی کے پاس روٹی پکانے کا بہت بڑا آٹومیٹک پلانٹ ہے۔ ان کو اس بات پر آمادہ کر لیا گیا کہ آٹا اور سب سامان ہمارا ہو گا اور ہماری نگرانی میں روٹی اور نان تیار ہوں گے۔ جلسہ سے ایک ماہ قبل ہر ویک اینڈ پر ضیافت ٹیم کے کچھ ممبر روٹی پلانٹ پر جاتے اور تجربہ کرتے۔ کہ کس تناسب سے کیا کیا ڈالیں تو اچھی روٹی اور نان تیار ہوں۔ یعنی آٹا، گھی، چینی، نمک، دودھ، بیکنگ پاؤڈر وغیرہ کمرشل لوگ ڈبل روٹی اور نان وغیرہ میں Preservative ڈالتے ہیں۔ ہم نے نہیں ڈالا کیونکہ اس سے روٹی کا ذائقہ کچھ کڑوا سا ہو جاتا ہے۔ کافی تجربات کے بعد ایک فارمولا فائنل کر لیا۔ امیر صاحب کو نمونہ ٹیسٹ کروایا گیا اور منظوری لی گئی روٹی پلانٹ والے بہت ہی اچھی روٹی اور نان پکوا کر خود پہنچانے کا انتظام بھی کرتے رہے۔ اور پھر گزشتہ دو سال سے جلسہ واشنگٹن میں ہو رہا ہے۔ یہ لوگ ہمیں ہر طرح کی سروس نیویارک سے واشنگٹن دیتے رہے اور کبھی روٹی تاخیر سے نہیں پہنچی۔

کریانہ کی اشیاء آئل، مرچ مصالحہ جات کی خریداری کے لئے ہم نے کافی سروے کیا کہ کسی جگہ سے سستی اور اعلیٰ کوالٹی کی اشیاء ملیں۔ ایک ہندو سے ملاقات ہوئی جو بہت بڑا ہول سیلر تھا۔ اس نے سب چیزیں سپلائی کیں۔ جب بل بنانے لگا تو کہنے لگا کہ وہ ریٹ ہو گا جس ریٹ پر بندرگاہ پہنچا ہے۔ منافع لینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

منافع کے بغیر من پسند مشروبات کی فراہمی مختلف ممالک میں جب جلسہ ہوتا ہے تو لوگ سٹال وغیرہ لگاتے ہیں۔ ہمارے دل میں خیال آیا کہ ایک مثال تو ایسی ہو جہاں مہمان آکر یہ محسوس کریں کہ وہ اپنے ہی گھر آتے ہیں۔ اور ان کی تواضع اس معیار پر ہو جو کہ حضرت بانی سلسلہ کی روایت ہے۔ ایک سٹال ایسا ہونا چاہئے جہاں منافع کے بغیر مہمانوں کے من پسند ٹھنڈے مشروبات دستیاب ہوں۔ یہ تجویز امیر صاحب امریکہ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو پیش کی گئی تو آپ نے بہت ہی مسرت کا اظہار فرمایا۔ نیویارک سے شیزان مینگو جوس کی پیٹیاں خریدی گئیں اور ساتھ پیپسی وغیرہ۔ یہ مشروب اتنے سستے تھے کہ ایک مہمان ایک ڈالر کے خریدتا تو وہ دوست تلاش کرتا کہ ان کو بھی پلائے۔ مہمانوں نے اس کو بہت ہی پسند کیا۔ حضرت صاحب کی ہمشیرہ محترمہ بی بی جمیل صاحبہ کہنے لگیں کہ بچوں نے تو سستے جوس پر خوب عیش کی اور پرس خالی کر دیا۔

حضرت صاحب کو کھانے کا نمونہ پیش کیا گیا جب لنگر خانہ شروع ہوا تو ذہن میں یہ بات تھی کہ بس گزارہ بھی ہو گیا تو اللہ کا شکر ادا کریں گے۔ امیر صاحب امریکہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سے لے کر عام ممبر تک سب نے دعائیں کیں۔ حضرت صاحب کو کامیابی کے لئے خط لکھے۔ اللہ نے ایسی سنی کہ پہلے ہی دن مہمان کامیابی کے گیت گانے لگے۔ ہمارے ایک بہت ہی پیارے دوست ہیں۔ جن کو شاہ جی کہتے ہیں۔ بہت زبردست تنقید کرنے والی ہستی ہیں۔ وہ اپنے مخصوص انداز میں لنگر کی طرف آئے۔ ہمارا جی دہل گیا کہ اب خدا ہی خیر کرے۔ کہیں ان کے دانت میں کوئی چھیچھڑا نہیں پھنس گیا؟ اب تو ہماری شامت آنے لگی ہے۔

بات ہی اور تھی کہنے لگے کہ کھانا بہت مزیدار ہے۔ "اتے ضرور بھیجو" ہم سمجھ گئے۔ اوز چنانچہ کھانے کو منفی 40 ڈگری سینٹی گریڈ پر سائنٹیفک طریق پر پیک کر کے حضرت صاحب کی خدمت میں لندن بھجوایا گیا۔ کچھ دنوں کے بعد لندن سے ڈاکٹر ولی شاہ صاحب کی فیکس آئی اور لنگر خانہ کی کامیابی کی مبارک باد دی۔ اور لکھا کہ حضرت صاحب نے لنگر امریکہ کا کھانا تناول فرمایا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ اب تک میں نے جتنے بھی کھانے چکھے ہیں یہ ان سب سے بازی لے گیا ہے۔ سب سے زیادہ مبارک باد کے مستحق تو صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب تھے۔ جنہوں نے لنگر کی کامیابی کے لئے بہت ہی دعائیں کیں۔ ہماری ہر طرح سے مدد اور راہنمائی فرمائی۔ دن ہو یا رات بیماری کے باوجود خود فون اٹھایا اور بات سنی۔

ایک زمانے میں (طوطے) مختلف بولیاں بولیں گے یہ ایک خدائی خبر ہے کہ ایک زمانہ میں (طوطے) مختلف بولیاں بولیں گے۔ اور یہ بات اس وقت پوری ہوئی جب حضرت صاحب نے عالمی بیعت کے وقت فرمایا کہ آج ایک ہاتھ پر بیعت ہو رہی ہے۔ بیعت کے الفاظ تو ایک ہی ہیں۔ مگر لوگ اپنی زبان میں بیعت کر رہے ہیں۔ کوئی عربی میں۔ کوئی فارسی میں کوئی انڈونیشی میں۔

مجھے اسی وقت خیال آیا کہ لنگر میں اکثر یہ دشواری پیش آتی ہے کہ جو دوست لنگر خانہ کا روائتی کھانا نہیں کھا سکتے ان کے لئے پرہیزی کھانا تیار کیا جاتا ہے۔ عام کھانے والے بھی پرہیزی چکھنے لگ جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ اب ان کے لئے ترکیب سمجھ آگئی ہے بیعت تو ایک ہی ہے۔ مگر بولیاں مختلف ہیں۔ اسی طرح لنگر کا مینو تو ایک ہو اور لوگوں کے مزاج کے مطابق ان کو مختلف سٹائل سے پکایا جائے۔ اور نان کافی ہوں۔ کیونکہ یہ خدائی بشارت ہے کہ

"یہ نان تیرے اور تیرے ساتھی درویشوں کے لئے ہیں"

مینو ایک ہی ہو۔ مختلف سٹائل سے سالن پکایا جائے اور سب نان کے ساتھ کھائیں۔ اور اس طریق پر اس زمانہ میں یہ بشارت پوری ہو۔

چنانچہ جب روائتی سٹائل کا آلو گوشت پکے تو امریکن مہمانوں کے لئے بیف انگریزی طرز پر پکایا جائے۔ جب عام چکن قورمہ ہو تو دوسرے مہمانوں کے لئے چکن ہیوی کریم کے ساتھ پکے۔ اور جب مٹر پکے تو امریکن مہمانوں کے لئے قیمہ مٹر ٹماٹر کی چٹنی کے ساتھ تیار ہو۔ اور جب ہماری لنگر والی دال پکے تو ان کے لئے Pasta with Beans ہوں۔

چنانچہ گزشتہ سال اسی ترکیب پر عمل ہوا۔ امریکی اور یورپین بہن بھائیوں نے اس نظریہ کو بہت ہی پسند کیا۔ جماعت امریکہ کے نائب امیر ڈاکٹر مظفر احمد ظفر (وفات یافتہ) لنگر خانہ میں آئے اور فرمانے لگے کہ بہت لطف آرہا ہے۔

کوئی امتیاز نہیں No Discrimination بانی سلسلہ احمدیہ کے سب مہمان ایک ہی شامیانے کے نیچے اپنی اپنی پسند کا کھانا کھا رہے ہیں۔ اگر کوئی مرچ مصالحہ دار قورمہ کے ساتھ نان سے لطف اندوز ہو رہا ہے تو دوسرا مہمان اسی نان کے ساتھ چکن ہیوی کریم سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔ اور جب برادر مظفر کو بتایا کہ یہ آئیڈیا حضرت صاحب سے سیکھا ہے کہ لوگ مختلف بولیاں بولیں گے اور بیعت ایک ہی ہے۔ تو اسی قافیہ اور ردیف کو ملاتے ہوئے نان اور مینو ایک ہی اور مہمان مختلف سٹائل سے پکایا ہوا ایک ہی کھانا کھا رہے ہیں تو بس انہوں نے اس زور سے اپنی طرف کھینچ کر پیار سے جس کو پنجابی میں کہتے ہیں "جپھی ڈالی" کہ چند لمحات کے لئے ہمارا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔

زندگی کا آخری کام دیکھیے نیویارک پہنچ گئے۔ لنگر خانہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کیا۔ جلسہ کے بعد احمدی دوست نے ان غیر از جماعت دوست کو ماڈل ٹاؤن لاہور فون کر کے شکریہ تو ادا کریں۔ انہوں نے فون کیا۔

"تو ان کی بیوی بولیں کہ میاں مسعود صاحب کا تو انتقال ہو گیا ہے۔ بس آپ کے پتیلے چھوڑ کر آئے تو اسی دن دل کا حملہ ہوا اور وفات ہو گئی۔ زندگی کا آخری کام انہوں نے یہی کیا۔

دیگیں اور برتن دھونا لنگر کے سارے کام ہی کافی مشکل ہوتے ہیں۔ یہ کوئی وائٹ کالر جاب تو ہے نہیں۔ مگر سب سے مشکل کام دیگیں اور برتن دھونے کا ہے۔ اور یہ کام کئی دوست بہت ہی شوق سے کرتے ہیں۔ اور لگتا ہے کہ ان کا جدی پشتی کام ہی یہی ہے۔ مگر جب دنیا میں دیکھتے ہیں تو کوئی بینک میں مینیجر ہے اور کوئی بہت ہی بڑے عہدے پر فائز ہے۔ اور لاکھوں ڈالر ان کی آمد ہے۔ لنگر کے جب برتن دھو رہے ہوں تو ان کو پہچاننا مشکل ہوتا ہے۔

سبزی کی خریداری امریکہ کے بڑے شہروں سے باہر سبزی منڈیاں صبح دو بجے کھلتی ہیں ضیافت ٹیم کے دو ممبر بھی ٹرک لے کر وہاں پہنچ جاتے تاکہ پیاز، ادرک، آلو، سلاد، کھیرے ٹماٹر وغیرہ سستے داموں مل سکیں۔ پہلے پوری مارکیٹ کا سروے کرتے کہ عام ریٹ کیا چل رہا ہے۔ دو تین سال ذرا اچھے کپڑے پہن کر جاتے رہے۔ اور وہ پہچان جاتے کہ یہ سبزی فروش نہیں ہیں اور بھاؤ تھوڑا سا زیادہ بتاتے۔ ہم نے وہاں بغور مطالعہ کیا اور ایسے کپڑے پہنے جیسے وہاں کے سبزی فروشوں کے تھے۔ اور پھر انگریزی بولنے کا سٹائل بھی تھوڑا سا ویسا کر لیا۔ اور پھر جب دوبارہ سبزی فروشوں کا روپ دھار کر منڈی گئے تو ہمیں بہت ہی سستا ریٹ بتائیں۔ اور ہم حیران ہوں۔ کئی آڑھتی کہیں کہ لگتا ہے تمہاری بہت بڑی دوکان ہے۔ ہر روز آیا کرو۔

مینو اور دعوت عام آپ بھی سوچتے ہوں گے کہ امریکہ کے لنگر میں کیسا کھانا ملتا ہے۔ تو چلیں بتا ہی دیتے ہیں۔ اگر آپ کو امریکہ کا ویزا مل جائے تو امریکہ کے جلسہ پر ضرور تشریف لائیں۔ مہمان نوازی ہمارے ذمہ۔

جمعہ دوپہر قیمہ مٹر
جمعہ شام چکن قورمہ
ہفتہ دوپہر مونگ والی دال
ہفتہ شام آلو گوشت
اتوار دوپہر دال گوشت

ہر کھانے کی میز پر اچار، سلاد بھی ہوتا ہے۔

پیسے وی گھٹ تے رنگ وی چوکھا چڑھے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے کئی مرتبہ یہ لطیفہ سنایا کہ ایک غریب عورت تھی۔ وہ رنگ ساز کے پاس کپڑا رنگوانے گئی۔ اور کہنے لگی کہ "پیسے وی گھٹ لگن تے رنگ وی چوکھا چڑھے" اور فرمایا کہ جماعت پر اللہ نے ایسا فضل فرمایا کہ بہت ہی کم پیسوں میں جماعت کے کام ہو جاتے ہیں۔

جلسہ کے اختتام پر ہم نے لوگوں کو بلوں کی ادائیگی کی۔ بار بار حساب کریں اور یقین نہ آئے کہ تمام خرچ ڈال کر جن میں ٹرکوں کے کرائے۔ گیس کا خرچ۔ ریفریجریٹرز ٹرک کا کرایہ۔ گوشت، سبزی، نان، اچار، دودھ، اور چائے کا خرچ بھی۔ کپ پیپر پلیٹس ٹشو پیپر ہر خرچ ڈال کر حساب کیا تو فی کھانا فی کس 68 سینٹ آیا۔ ہر ایک حیران ہوتا تھا کہ یہ کیا۔ اتنے میں تو پاکستانی لوگ ایک وقت کھانا نہیں کھا سکتے۔ بس حضرت صاحب کی بات پوری ہوئی۔

ooo

موصیان کرام

○ مالی سال 30۔ جون کو ختم ہو جاتا ہے۔ کوشش کریں دوران سال کا چندہ حصہ آمد 30۔ جون 1997ء سے قبل ادا کر دیں اس طرح اگر کوئی بقایا سابقہ ہے تو وہ بھی 30۔ جون سے قبل ادا کر کے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفیٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

اخلاقِ فاضلہ کس طرح حاصل ہو سکتے ہیں۔ کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) خطبہ فرمودہ 26۔جون 1925ء میں فرماتے ہیں۔

میں نے کچھ عرصہ سے درستی اخلاق کے متعلق مضامین شروع کئے ہوئے ہیں۔ اور آج بھی اسی سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے اخلاق ہی کے متعلق کچھ بیان کروں گا۔ میں نے اپنے خطبات کے شروع میں بتایا تھا کہ اخلاقِ فاضلہ بھی انسان اسی طرح حاصل کر سکتا ہے۔ جس طرح دنیا کے اور درجے اور عہدے حاصل کرتا ہے۔ یعنی اخلاقِ فاضلہ بھی محنت اور کوشش سے ہی حاصل کر سکتا ہے۔

عادت کے علاوہ ایک اور چیز بھی اخلاقِ فاضلہ کے حصول میں روک ہے۔ اور وہ قانونِ قدرت ہے۔ شائد آپ لوگ تعجب کریں گے کہ قانونِ قدرت تو اخلاقِ فاضلہ کے حصول میں مد ہونا چاہئے وہ روک کیسے ہو سکتا ہے۔ مگر اصل بات یہی ہے کہ قانونِ قدرت بھی اخلاقِ فاضلہ کے حصول میں روک ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ قانون بنایا ہے کہ انسان کو جس چیز کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس کے پورا کرنے کے لئے سامان بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان سامانوں کو موقع و محل کے مطابق استعمال کرنے کا نام اخلاقِ فاضلہ ہے۔ لیکن اگر ان طبعی تقاضوں کو جو خدا تعالیٰ نے انسان کے لئے پیدا کئے ہیں۔ کوئی صحیح طور پر استعمال نہیں کرتا۔ تو ایسا انسان بااخلاق نہیں کہلا سکتا۔ اور نہ وہ شخص بااخلاق کہلا سکتا ہے۔ جو اپنے طبعی تقاضوں کو بالکل مار ڈالتا ہے۔ بلکہ ان طبعی تقاضوں کو برمحل استعمال کرنے کا نام اخلاقِ فاضلہ ہے مثلاً غصہ ایک طبعی تقاضا ہے۔ جو اس غرض کے لئے رکھا گیا ہے کہ انسان اس کے ذریعے کسی مقابلہ کرنے والے کو روکے۔ اور اس کے ذریعہ مظالم کو بڑھنے نہ دیا جائے۔ گویا دوسرے کو اس کے ظلم کرنے اور نیکی کو مٹانے کی کوشش سے روکا جائے۔ اسی طرح انتقام ہے جو غصہ کا عملی پہلو ہے بعض لوگ تو ایسے ہوتے ہیں۔ جو دوسروں کے تیور دیکھ کر اور اس کے چہرہ سے غصہ کے آثار معلوم کرکے متاثر ہو جاتے ہیں اور ظلم اور بدی ترک کر دیتے ہیں۔ لیکن بعض انسان ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو چہرہ کے اثرات تو الگ رہے۔ زبان سے کہہ دینے سے بھی متاثر نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ سزا اور انتقام چاہتے ہیں۔ غصہ کا پہلا درجہ تو یہ ہے کہ قلب میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس سے انسان کی اپنی اصلاح ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کو یہ پتہ لگتا ہے کہ یہ فعل اچھا ہے یا برا۔ یہ فعل کرنا چاہئے۔ یہ نہ کرنا چاہئے۔ گویا کسی چیز سے نفرت پیدا ہونے سے دوسرے کی اصلاح نہیں ہوتی بلکہ اپنی اصلاح ہوتی ہے۔ دوسرا درجہ غصہ کا یہ ہے کہ آنکھوں اور چہرے سے اس کا اظہار ہوتا ہے اور تیسرا درجہ یہ ہے کہ سزا دی جائے غرض کبھی تو دل میں غصہ پیدا ہوتا ہے اور انسان سمجھتا ہے اس بات سے مجھے دکھ ہوا ہے۔ دوسروں کو بھی اس سے دکھ ہوگا اس سے بچنا چاہئے۔ اس طرح اس کے اپنے نفس کی اصلاح ہوتی ہے۔ اور کبھی چہرے سے غصہ کا اظہار کرتا ہے اور جب حد سے بڑھ جاتا ہے تو دانت بھی پیستا ہے۔ کبھی آنکھیں نکالتا ہے۔ اور چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور جوش کے مارے اس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے جیسے مرگی کا دورہ۔

پھر دوسرا قدم غصہ کا یہ ہوتا ہے کہ وہ اس غصے کا اظہار زبان سے کرتا ہے۔ کیونکہ بعض لوگ اتنی قابلیت اور سمجھ نہیں رکھتے۔ کہ وہ چہرے سے غصہ کے آثار معلوم کرکے اپنی حرکت سے باز آجائیں۔ یا بعض طبیعتوں کے انسان چہرہ پر غصہ کے آثار معلوم کرکے بھی متاثر نہیں ہوتے۔ لیکن دوسرے کا زبان سے غصہ کا اظہار ان پر اثر کرتا ہے اور وہ بدی سے رک جاتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر تیسرا قدم غصہ کا وہ ہے جب انسان سزا دیتا ہے۔ اس سے ان لوگوں کی اصلاح ہوتی ہے جن پر زبان کے ذریعے غصہ کا اظہار کچھ اثر نہیں کرتا۔ اور وہ اپنی حرکات سے باز نہیں آتے۔ لیکن یہی صورتیں غصہ کی جن سے انسان کی اپنی اور دوسروں کی اصلاح ہوتی ہے جب اپنی حد سے تجاوز کر جاتی ہیں تو بداخلاقی کہلاتی ہیں۔ مثلاً جب انسان غصہ سے ایسا بھر جائے کہ اس کی دیوانوں کی سی حالت ہو جائے۔ ایک کُتے کے پاس تو لوگ جانا پسند کریں۔ لیکن اس وقت اس کے پاس جانا گوارہ نہ کریں۔ یا زبان سے غصہ کا اظہار کرتے ہوئے اتنا بڑھ جائے کہ گالی پر گالی دیتا چلا جائے۔ تو یہ اس کی بداخلاقی بن جائے گا۔ اور قانونِ قدرت نے انسان کے اندر غصہ کا مادہ اس لئے رکھا ہے کہ اس کے ذریعہ وہ اپنی اور دوسروں کی اصلاح کرے۔ اس کی حد سے تجاوز کرکے اسے بداخلاقی بنا لیتا ہے۔

اس سے بڑھ کر غصے کا جو مرتبہ ہے وہ انتقام اور بدلہ ہے جیسے چور کا ہاتھ کاٹنا قاتل کو قتل کرنا۔ لیکن بدلہ لینے کے لئے بھی موقع اور محل ہوتا ہے۔ اور یہ بھی اس وقت تک جائز اور درست ہو سکتا ہے کہ موقع اور محل کے مطابق ہو۔ لیکن اگر اس میں انسان موقع کا خیال نہ کرے اور حد سے نکل جائے تو یہ بھی بداخلاقی ہو جائے گی۔ مثلاً کسی کی انگلی اگر کسی کے پاؤں کے نیچے دب جائے تو اسے طبعاً غصہ آجائے گا انتقام اور بدلہ کی خواہش بھی پیدا ہو گی مگر اس وقت دیکھنا یہ ہو گا کہ بدلہ لینے کا موقع اور محل بھی ہے یا نہیں۔ گو برابر کی سزا جائز اور اخلاق کے اندر داخل ہے۔ لیکن اگر کسی کا پاؤں غلطی سے اس کی انگلی پر پڑ گیا ہو تو پھر اس بدلہ لینا بداخلاقی ہو گی۔ کیونکہ بدلہ بدنیتی پر موقوف ہے۔ ہاں اس کی غفلت کہلائے گی۔ اور اس وجہ سے وہ نصیحت کا تو مستحق ہے۔ لیکن سزا کا مستحق نہیں۔

اسی طرح اگر ایک چھوٹے بچے نے تھپڑ مار دیا ہو۔ تو یہ دیکھنا ہو گا کہ اگر اس کے برابر کا بدلہ لیا جائے تو کیا وہ اس کی برداشت کی بھی طاقت رکھتا ہے یا نہیں۔ اگر بچہ سے برابر کا بدلہ لیا جائے اور تھپڑ کے بدلے اس کو تھپڑ مارا جائے تو وہ ایک تھپڑ سے بے ہوش ہو کر گر پڑے گا۔

تو بدلہ میں یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ برداشت کی طاقت بھی ہے یا نہیں۔ پھر یہ کہ بدلہ حد سے زیادہ تو نہیں اور پھر یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ قانون کے مطابق ہے یا نہیں۔ اگر قانون کے خلاف کوئی بدلہ لیتا ہے تو وہ خود مجرم بنتا ہے یعنی اگر قانونِ ملک اسے اجازت نہیں دیتا کہ وہ خود بدلہ لے اور پھر وہ لیتا ہے تو خود مجرم بنتا ہے۔

ایک شخص نے رسولِ کریم ﷺ سے پوچھا اگر میں اپنی عورت کے پاس کسی غیر مرد کو بیٹھے دیکھوں اور اُسے قتل کر دوں تو مجھ پر کوئی الزام تو نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اگر قتل کرو گے تو قاتل ٹھہرائے جاؤ گے۔ بعضوں نے اس کی سزا قتل اور بعضوں نے کوڑے ہی رکھے ہیں۔ مگر (احکام دینی) اور قانون اسے یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ خود سزا دے بلکہ (احکام دینیہ یہی کہیں گے) کہ تم اس معاملہ کو حکومت کے سامنے پیش کرو۔ تو بدلہ لینے کی بھی کئی صورتیں ہوتی ہیں۔ اور گو بدلہ لینا طبعی تقاضوں کے ماتحت ہے۔ لیکن طبعی تقاضوں کو بھی موقع اور محل کے مطابق پورا کرنا ضروری ہے...... تو وہ اخلاقِ فاضلہ کہلاتے ہیں۔ ورنہ برائیاں بن جاتے ہیں۔

... تو جو طبعی تقاضے ہیں ان کو صحیح مصرف کے لئے اگر نہ روکا جائے تو پھر وہ طاقتیں انسان کے اختیار سے باہر ہو جاتی ہیں۔ اور پھر فوراً وہ ان پر تصرف نہیں کر سکتا۔ جیسے کہ ایک موٹر چلانے والا جب موٹر کو حد سے زیادہ تیز چلا بیٹھتا ہے۔ تو اس کو جلد قابو میں نہیں لا سکتا۔ قابو میں لانے کے لئے کچھ وقت چاہئے۔ یہی حال طبعی تقاضوں کا ہے کہ جب جوش میں آتے ہیں تو ان کو بھی حد اعتدال کے اندر لانے کے لئے کچھ وقت درکار ہوتا ہے۔ اس لئے رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب غصہ آئے تو پانی پی لو کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ۔ تا جو زائد غصہ ہے اور طرف خرچ ہو جائے۔ اور اتنا باقی رہے جو جائز اور مفید ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی کا پاؤں اگر کسی کے ہاتھ پر پڑ جاتا ہے تو بہت غصہ کا اظہار کرتا ہے اور زبان سے ایسے کلمات نکالتا ہے کہ اس کا پاؤں کسی پر پڑ جاتا اور وہ وہی کلمات کہتا تو کبھی پسند نہ کرتا۔ غصہ کرنے کا موقع تو تب ہے کہ کوئی بدنیتی سے پاؤں رکھے مگر جو غلطی یا غفلت سے ایسا کرتا ہے۔ وہ نصیحت کا مستحق ضرور ہے کہ اس کی بے احتیاطی اور غفلت سے دوسرے پر پاؤں پڑ گیا۔ مگر وہ غصے کا مستحق نہیں۔ اب اگر غصے کو صحیح طور پر استعمال کیا جاتا تو اس کے اخلاق بھی اعلیٰ رہتے اور اس کے علاوہ اس طاقت کو روکنے کی وجہ سے اس کو کئی اور نیکیوں کی بھی توفیق ملتی۔ اخلاقِ فاضلہ اس کا نام ہے کہ انسان طبعی تقاضوں کو (احکامِ دینیہ) کے مطابق استعمال کرے۔ پس جو طاقتیں خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر رکھی ہیں۔ اگر انسان ان کو روکتا ہے اور محفوظ رکھتا رہے۔ تو اتنا بڑا خزانہ اس کے پاس جمع ہو جائے کہ کروڑپتیوں سے بھی زیادہ مالدار ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم ایسے رنگ میں اپنے اخلاق اپنی عادات میں تبدیلی پیدا کریں کہ دوست اور دشمن بھی یہ مان جائیں کہ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو قبول کرکے ہم نے ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کی ہے کہ اس کے لئے ہر ایک قسم کا دکھ اور تکلیف اٹھانا بالکل ہیچ ہے۔

○○○

پروفیسر نثار احمد فاروقی (نئی دہلی) کے قلم سے (ہفت روزہ لاہور یکم مارچ 1997ء)

درگاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

تاریخ کی بعض ادائیں عقل اور منطق کی گرفت میں بھی نہیں آتیں۔ روئے زمین پر ایسے حادثات بھی گزر گئے ہیں جن سے آسمان تک کانپ اٹھا ہے۔ مگر تاریخ کے حافظے نے انہیں محفوظ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ اور ایک بظاہر بہت معمولی انفرادی عمل جاوداں بن گیا ہے۔ اور اس کے اثرات صدیوں پر پھیل گئے ہیں۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی کا سیستان سے چل کر عالم اسلام کی سیاحت کرتے ہوئے راجستھان کی تاریخی بستی اجمیر میں آکر سکونت اختیار کر لینا ایک ایسا ہی واقعہ ہے جو بظاہر ایک انفرادی عمل تھا۔ مگر اس کے اثرات بہت گہرے اور صدیوں کو اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہیں۔ وہ اجمیر میں اس وقت تشریف لائے جب یہ "دہلی سلطنت" کا حصہ نہیں بنا تھا۔ بے سروسامانی ان کا سامان اور توکل ان کا سرمایہ تھا۔

ان کے اعلیٰ اسلامی اخلاق انسان دوستی دل سوزی اور مسکین نوازی نے لوگوں کے دل جیت لئے۔ اور ان کی حکومت دلوں کی دنیا میں قائم ہو گئی جسے شام و سحر کی گردش سے کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا۔

آخر عمر میں حضرت خواجہ اجمیرؒ جنہیں عوام عقیدت و محبت سے "غریب نواز" اور "سلطان الہند" کہتے ہیں۔ آخر عمر میں اجمیر شریف تشریف لائے تھے۔ اور 634ھ یعنی 1227ء میں ان کا وصال ہوا اور آپ جس حجرے میں رہتے تھے اسی میں دفن کئے گئے۔ اس وقت سے آج تک یہ متبرک مقام لاکھوں عقیدت مندوں کا قبلہ بنا ہوا ہے۔ ایام عرس کے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

یاسر عرفات کو اسرائیل کی دھمکی

اسرائیل نے فلسطینی صدر یاسر عرفات کو دھمکی دی ہے کہ اگر انہوں نے بیت المقدس میں یہودی بستیوں کی تعمیر کے خلاف مظاہرے بند نہ کئے تو انہیں ملک بدر کر دیا جائے گا یا ہو سکتا ہے انہیں قتل ہی کر دیا جائے۔ اسرائیل کے وزیر انصاف نے وزیراعظم بن یامین نیتن یاہو کی پارٹی لیکوڈ پارٹی کے عسکریت پسندوں کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہمیں کوئی تباہ کرنا چاہتا ہے تو وہ خود بھی ہم سے محفوظ نہیں رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر یاسر عرفات باز نہ آئے تو وہ سمندر کے کنارے اپنے بنگلے میں اپنی بیوی سوہا کے ساتھ زیادہ عرصہ نہیں رہ سکیں گے۔

اسرائیل کے ڈپٹی آرمی چیف نے حکام کو مطلع کیا ہے کہ یہودی بستی کی تعمیر شروع ہونے پر بڑے پیمانے پر تشدد آمیز مظاہرے ہوں گے۔ جن سے نمٹنے کے لئے بڑے پیمانے پر خصوصی انتظامات کی ضرورت ہے۔ کسی کو امن عامہ کی صورت حال خراب کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

دریں اثناء رفاہ کے قریب اسرائیل کے ایک فوجی دستے پر ایک نامعلوم شخص نے فائر کھول دیا۔ تاہم کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوششیں کرنے والے ملکوں سے کہا ہے کہ وہ مقبوضہ بیت المقدس میں یہودی بستی کی تعمیر کے اسرائیلی منصوبے کو رکوانے کے لئے عملی کردار ادا کریں کیونکہ اس بستی کی تعمیر سے علاقے کا امن درہم برہم ہو جائے گا۔ انہوں نے گزشتہ روز غزہ میں اجلاس کے بعد ایک نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ القدس میں یہودی بستی کی تعمیر مشرق وسطیٰ میں دیرپا اور جامع امن منصوبے کے طے شدہ اصولوں کے منافی ہے۔

مصر کے صدر حسنی مبارک نے گزشتہ روز اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ مقبوضہ عرب علاقوں میں اس کی توسیع پسندانہ پالیسیوں کے سنگین نتائج مرتب ہوں گے۔

○○○

نیٹو میں توسیع - روس کی مشروط حمایت

روس کے صدر بورس یلسن نے، جو اپنی بیماری سے روبصحت ہو رہے ہیں اور جنہوں نے اب باقاعدہ امور مملکت انجام دینے شروع کر دیئے ہیں، کہا ہے کہ ماسکو نیٹو میں توسیع کو صرف اس صورت میں قبول کر سکتا ہے کہ مغربی اتحاد اس بات کا پختہ وعدہ کرے کہ مشرقی یورپ کے ممالک میں نیٹو کی فوج تعینات نہیں کی جائے گی۔ صدر یلسن نے کہا وہ ہیلسنکی کے سربراہی اجلاس میں امریکہ کے صدر کلنٹن سے کہیں گے کہ وہ نیٹو میں توسیع کی اب بھی مخالفت کرتے ہیں۔ صدر یلسن نے فن لینڈ کے ایک اخبار کو انٹرویو میں کہا کہ معاہدہ شمالی اوقیانوس (نیٹو) میں توسیع کے نتیجے میں کوئی ایسی نئی محاذ آرائی ہو سکتی ہے جو روس اور مغربی ملکوں کے درمیان اعتماد کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ روس کو نیٹو میں توسیع کو ویٹو کرنے کا اب کوئی حق نہیں ہے۔

○○○

افغانستان میں جنگ

افغان خانہ جنگی میں اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک فریق متحرک ہو جاتا ہے اور دوسری دفعہ دوسرا فریق اپنے حملے میں بڑھا جاتا ہے۔

افغانستان میں طالبان مخالف اتحاد نے کہا ہے کہ انہوں نے شمال مغربی صوبے بدغیس پر ایک کامیاب حملہ کیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق جنرل دوستم کے ایک فوجی ترجمان نے کہا کہ صوبائی دارالحکومت قلع نو کے نزدیک ہفتے کے روز کئے گئے اس حملے میں 100 سے زیادہ طالبان کے فوجی ہلاک ہو گئے۔

آل انڈیا ریڈیو کے ایک بین الاقوامی تعلقات کے ماہر نے افغانستان کی خانہ جنگی پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ اس جنگ سے علاقے کا علاقائی استحکام متاثر ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ طالبان کو وجود میں لانے کا پاکستان کا مقصد وسطی ایشیائی ممالک تک آزادانہ رسائی حاصل کرنا ہے۔

○○○

البانیہ میں خانہ جنگی

البانیہ کے قائد حزب اختلاف کی قیادت میں قائم ہونے والی نئی حکومت دارالحکومت تیرانہ سمیت تمام بڑے بڑے شہروں میں صورت حال پر قابو پانے کی کوششیں کر رہی ہے۔ دارالحکومت اور دوسرے شہروں میں سڑکوں پر حکومت کی حامی فوج بکتربند گاڑیوں میں گشت کر رہی ہے۔ اب تمام مخالفت کا رخ صدر کے خلاف ہو گیا ہے۔ ٹینکوں نے ایوان صدر کا محاصرہ کر لیا ہے۔ صدر برشا نے اعلان کیا ہے کہ انہیں اکثریت حاصل ہے اس لئے وہ مستعفی نہیں ہوں گے۔

البانیہ مسلم اکثریت کا ملک ہے۔ صدر برشا مسلمان ہیں اور کمیونسٹ ہیں۔ لیکن ان کا مسلم تشخص نمایاں ہے۔ غالباً یہی بات ان کے مخالفوں کو پسند نہیں۔ قیاس ہے کہ اس ساری گڑبڑ کے پیچھے امریکہ اور مغربی ممالک کا ہاتھ ہے جو چاہتے ہیں کہ البانیہ کو مسلم ملک کا مقام حاصل کرنے سے روکا جائے۔ یہاں کی بھاری اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ ماضی میں البانیہ کمیونسٹ ملک تھا اور یہاں مسلم تشخص کو دبایا جاتا تھا۔ اب بھی البانیہ کا شمار روایتی مسلم ممالک میں نہیں کیا جاتا۔

البانیہ میں باغی بڑی قوت پکڑ چکے ہیں اور انہوں نے کئی شہروں پر قبضہ بھی کر لیا ہے۔ لیکن دارالحکومت ترانہ جو اس ساری گڑبڑ کا مرکز ہے ابھی تک حکومت کے قبضہ میں ہے۔

○○○

بھارت کے لئے روسی لڑاکا ہوائی جہاز

روس کے سوکئی 30 نامی لڑاکا ہوائی جہازوں کی پہلی کھیپ گزشتہ روز بھارت پہنچ گئی ہے۔ جبکہ 5 اور جہاز اس ماہ کے آخر تک بھارت پہنچ جائیں گے۔ یہ جہاز پرزوں کی شکل میں بھارت پہنچے ہیں۔ انہیں روس کے انجینئرز اور ٹیکنیشن پونا میں بھارتی ائرفورس کے مرکز میں اسمبل کریں گے۔ سوکئی 30 روس کا جدید لڑاکا ہوائی جہاز ہے۔ روسی ہواباز اس کو چلانے کی تربیت بھی بھارتی پائلٹوں کو دیں گے اندازہ ہے کہ آئندہ 6 سے 8 ہفتوں تک ان کی آزمائشی پروازیں شروع ہو جائیں گی۔

روس روایتی طور پر بھارت کو اسلحہ فراہم کرنے والا ایک اہم اور بڑا ملک ہے۔ بھارتی آرمی اور ائرفورس روسی اسلحہ اور سازوسامان سے بھری پڑی ہے۔ حال ہی میں بھارت نے اپنے دفاعی بجٹ میں ایک غیر معمولی نمایاں اضافہ کیا ہے۔ جس سے بھارت کے ہمسایوں کو تشویش لاحق ہو گئی ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

علاوہ بھی ہر سال لاکھوں زائرین یہاں آستان بوسی کے لئے آتے ہیں۔ خواجہ صاحب کی یہ درگاہ اجمیر کے جنوب میں واقع ہے۔ درگاہ کے پچھم میں محلّہ اندر کوٹ ہے۔ مشرق میں لنگر خانہ اور جانب شمال درگاہ بازار ہے۔ جنوب میں وہ جھرنا ہے جسے "جھالرا" کہتے ہیں۔ اس سے درگاہ کو پانی سپلائی ہوتا ہے درگاہ شریف کے چھوٹے بڑے 21 دروازے ہیں اور یہ تین حصوں پر منقسم ہے۔ ابتداء میں یہ درگاہ بہت مختصر اور سادہ تھی۔ سب سے پہلے یہاں خلجی سلاطین مالوہ نے درگاہ کا احاطہ اور گنبد وغیرہ تعمیر کرایا۔

شہنشاہ اکبر کو اس آستانے سے بہت عقیدت تھی۔ اس نے آگرہ سے اجمیر تک پاپیادہ سفر کیا۔

ایک حاضری میں بڑی دیگ نذر کی جس میں بیک وقت سوا سو من کھانا پک سکتا ہے اس دیگ کا محیط ایک انچ سوا بارہ گز کا ہے۔ دوسری دیگ جس میں 80 من کھانا پکتا ہے۔ شہنشاہ جہانگیر نے نذر کی تھی۔

یہ دونوں دیگیں درگاہ کے صحن میں نصب ہیں ان میں کھانا پکنے اور پھر لٹنے کا منظر ہندوستان میں اپنی نوعیت کا نرالا ہی ہے اکبر نے صحن درگاہ میں ہشت پہل چراغ دانوں کی چھتری بھی بنوائی تھی۔ جو اب تک موجود ہے۔ درگاہ شریف میں داخل ہونے کا پہلا شمالی دروازہ "نظام گیٹ" کہلاتا ہے۔ یہ نظام حیدر آباد نے 1915ء میں بنوایا تھا اس کے بعد جو قدیم چھوٹا دروازہ آتا ہے اسے شاہ جہانی دروازہ کہتے ہیں یہ شاہ جہان نے تعمیر کروایا تھا۔ اس کے قریب ہی "اکبری مسجد" ہے یہ اکبر نے جہانگیر کی پیدائش کے چھ ماہ بعد بنوائی تھی۔ درگاہ کے دوسرے احاطے میں دیگوں کے اور چراغ دان کے علاوہ ایک وسیع محفل خانہ ہے۔ یہ 1891ء میں حیدر آباد کے امیر پایئگاہ سر آسمان جاہ نے بنوایا تھا۔

اس کے سامنے ایک حوض ہے جسے "دھمال خانہ" کہا جاتا ہے کیوں کہ یہاں قلندر اور درویش وجد ورقص کیا کرتے تھے۔ اس پر ایک چھتری بنی ہوئی ہے جو 1911ء میں برطانیہ کی ملکہ میری نے بنوائی تھی۔

مشرق کی جانب لنگر خانہ ہے جس میں اکبر کا دیا ہوا ایک بڑا کڑھاؤ ہے جس میں روزانہ دلیا پک کر فقراء میں تقسیم ہوتا ہے۔ پہلے یہاں صحن میں ایک چھوٹی سی چھتری بنی ہوئی تھی۔ جس کے بارے میں روایت ہے کہ اس جگہ اکبر نے فقیروں کے ساتھ صف میں کھڑے ہو کر درگاہ شریف کا لنگر لیا تھا۔ اور فقیروں کی یورش میں اس کا مٹی کا پیالہ ٹوٹ گیا تھا۔ اس چھتری کے گرنے کے بعد اب وہاں ایک حجرہ بن گیا ہے تیسرا احاطہ وہ ہے جس میں روضہ مقدسہ واقع ہے۔ جانب شمال ایک چھوٹی سی مثال خوبصورت مسجد ہے جسے "صندل مسجد" کہا جاتا ہے اس لئے کہ مزار مبارک پر جو صندل پیش کیا جاتا ہے وہ یہیں گھسا جاتا ہے۔ اس سے ملا ہوا روضہ مبارک ہے۔ مغرب کی طرف "شاہجہانی مسجد" ہے جو 1637ء میں بنی تھی۔ مزار مبارک کے مشرقی درہ کے سامنے جو گھونگھٹ بنا ہوا ہے۔ اسے بیگمی دالان کہتے ہیں یہ شاہجہان کی بیٹی جہاں آراء نے بنوایا تھا۔ اس کے ساتھ ہی "توشہ خانہ" ہے جس میں غلاف وغیرہ رکھتے ہیں۔ یہیں قدیم زمانے کا نقرئی سامان اور شاہی فرامین وغیرہ محفوظ ہیں۔ مزار شریف کا گنبد سب سے پہلے غیاث الدین سلطان مانڈو نے بنوایا تھا۔ اس پر محو عالم نامی بنجارے نے سوا سو من سونے کا کلس چڑھایا تھا۔ اب جو گنبد پر سنہرا تاج ہے یہ خاندان رام پور کے ایک رئیس نواب حیدر علی خاں آف بلی کا نذر کیا ہوا ہے۔ اندرونی دیواروں پر سنہرا کام نواب مشتاق علی خان آف رامپور نے کرایا تھا۔ مزار کی چھت میں زردوزی کا مخملی شامیانہ لگا ہے۔ اور مزار پر ایک صندلی مسہری تھی جس پر چاندی چڑھادی گئی ہے ایک سنہری کٹہرا جہانگیر نے پیش کیا تھا۔ جس کی مرمت راجہ جے سنگھ والئی جے پور نے کرائی تھی۔ اصل مجر جہاں آراء نے بنوایا تھا۔ مشرقی دروازہ پورا صندل کا بنا ہوا ہے۔ اور یہ اکبر نے لگوایا تھا۔ روضہ مبارک کے جنوب میں "بی بی جمال" کا مزار ہے اور جانب غرب شاہجہان کی بیٹی حور النساء دفن ہے۔ محفل خانے کے مغرب میں خانقاہ ہے یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت غریب نواز کا خاندان رہتا تھا۔ اکبر نے اس جگہ تعمیر کرادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھی۔ درگاہ کے صحن میں۔ جانب مشرق کچھ قبریں ہیں۔ ان میں ایک قبر نظام سقہ کی ہے جس نے ہمایوں کو ڈوبنے سے بچایا تھا اور انعام میں ایک دن کی بادشاہی پائی تھی۔

اجمیر شریف کا یہ آستانہ پورے برصغیر میں چشتی سلسلہ کی سب سے بڑی درگاہ ہے۔ جہاں بھی روحانی فیض پہنچا ہے۔ وہ یہیں سے پہنچا ہے۔ اس لئے اجمیر کو ہندوستان کی روحانی تاریخ میں سب سے اونچا مقام حاصل ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31081 میں بشیراں بیگم بیوہ عبدالسلام صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 25/1 دارالفضل غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-11-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان نمبر 25/1 برقبہ 4 مرلہ واقع دارالفضل ربوہ مالیتی۔90000/- روپے۔ 2۔ طلائی چوڑیاں دو عدد وزنی 2 تولہ مالیتی۔10000/- روپے۔ 3۔ حق مہر پانچ۔500/- روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔100500/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔10000/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشیراں بیگم 25/1 دارالفضل غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری رشید احمد وصیت نمبر 29554 گواہ شد نمبر2 چوہدری ظفراللہ 26/1 دارالفضل ربوہ۔

مسل نمبر 31082 میں کلیم احمد ولد خواجہ سلیم ماجد صاحب قوم خواجہ پیشہ کاروبار عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-11-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ سوزوکی کار 800 سی سی ماڈل 1993ء مالیتی۔210000/- روپے۔ نقد رقم۔110000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔12000/- روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد کلیم احمد 506 نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 عبدالاعلیٰ وصیت نمبر 28916 گواہ شد نمبر2 رانا مبارک احمد وصیت نمبر 19473۔

مسل نمبر 31083 میں امتہ الباسط زوجہ عبدالحفیظ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-6-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی 12 تولہ مالیتی۔48000/- روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔2000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔500/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الباسط N 250 سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر1 محمود احمد قریشی وصیت نمبر 17537 گواہ شد نمبر2 عبدالحفیظ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 31084 میں چوہدری وقار مصطفیٰ ولد چوہدری عبدالمالک قوم رانجھا پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔20500/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری وقار مصطفیٰ 569 عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 عبدالاعلیٰ وصیت نمبر 28916 گواہ شد نمبر2 رانا مبارک احمد وصیت نمبر 19473۔

مسل نمبر 31085 میں صادقہ قدسیہ زوجہ مسعود احمد طاہر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر۔15000/- روپے۔ اور زیورات طلائی وزنی 20 گرامز مالیتی۔7200/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔200/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صادقہ قدسیہ مکان نمبر 505 بلاک 3A II ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 منیر الدین شمس 206-2-1 B ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر2 صوبیدار عبدالرشید خان ٹاؤن شپ لاہور۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ریاض احمد چوہدری صاحب حال قصور آج کل پیشاب کی زیادتی کی وجہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں ان کی صحت کاملہ کے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب پہلوان ناصر آباد ربوہ کا فضل عمر ہسپتال ربوہ میں 97-3-18 کو آنکھ کا کامیاب اپریشن ہوگیا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگی سے بچا کر مکمل صحت عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ احمدیہ ہوسٹل بیوت الحمد کالونی ربوہ

○ بیرون ربوہ سے تعلق رکھنے والے احمدی طلباء کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے ہوسٹل کا انتظام کیا ہے۔ جو طلباء ربوہ میں رہ کر تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

ربوہ کے کسی بھی تعلیمی ادارہ میں میٹرک / ایف اے، ایف ایس سی کے طلباء صدر صاحب جماعت / امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ساتھ نظارت تعلیم میں اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

(نظارت تعلیم)

ضروری اعلان

○ ایڈیشنل نظارت اصلاح و ارشاد (وقف عارضی) میں ٹیلی فون لگ گیا ہے۔ جس کا نمبر 213209 ہے۔

اعلان داخلہ برائے جماعت ششم

○ نصرت جہاں اکیڈمی کی کلاس ششم میں داخلہ کے لئے فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 97-3-31 ہے۔ داخلہ ٹیسٹ اردو اور ریاضی کے مضامین میں ہوگا۔ ٹیسٹ پانچویں کلاس کی Text Boks میں سے لیا جائے گا۔ ٹیسٹ 97-4-7 صبح ساڑھے آٹھ بجے اور انٹرویو 97-4-8 صبح نو بجے ہوگا۔ براہ کرم وقت کی پابندی کریں

نوٹ۔ داخلہ فارم دفتری اوقات میں نصرت جہاں اکیڈمی کے آفس سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

تبدیلی تاریخ برائے داخلہ پریپ کلاس نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

○ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ داخلہ ٹیسٹ برائے جماعت پریپ جو مورخہ 17۔اپریل 1997ء کو ہونا تھا وہ اب 13۔اپریل بروز اتوار 1997ء کو ہوگا۔ احباب تبدیلی نوٹ فرمالیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

داخلہ مدرسۃ الحفظ

○ مدرسۃ الحفظ میں داخلہ کا انٹرویو 12۔اپریل 1997ء بروز ہفتہ بوقت 8 بجے صبح جامعہ احمدیہ ربوہ میں ہوگا داخلہ کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

1۔ عمر 12 سے زائد نہ ہو (10 سال ہو تو ترجیح دی جائے گی۔

2۔ پرائمری پاس ہو۔ کمزور صحت اور کمزور نظر کے طلبہ داخلہ کے لئے نہ بھیجیں۔

3۔ کلام الٰہی ناظرہ مکمل پڑھا ہو۔ اور حافظہ اچھا ہو۔

4۔ درخواست پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ طالب علم کے والد اور والدہ کی طرف سے نگران مدرسۃ الحفظ جامعہ احمدیہ ربوہ کے نام آنی چاہئے۔ درخواست پر والد کے علاوہ والدہ کے دستخط یا نشان انگوٹھا بھی ضروری ہیں۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی درخواست کے ہمراہ ارسال کریں۔

اصل سرٹیفکیٹ بوقت انٹرویو ہمراہ لادیں۔ کامیاب طلبہ کا دوسرے روز وکالت دیوان میں انٹرویو لیا جائے گا۔ اور پھر طبی معائنہ ہوگا۔

(نگران مدرسۃ الحفظ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 21 - مارچ-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ ہم نے افسروں کو ہتھکڑیاں لگانے کا نوٹس لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ججوں کی تعیناتی حکومت کا اختیار نہیں۔ انہوں نے ایک سیمینار میں کہا کہ حکومت نے ججوں کے نام نہیں دیئے۔ تعیناتی میں تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ ہم کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتے۔ اور چھان پھٹک کر اچھے جج لگانا چاہتے ہیں۔ ساری ذمہ داری عدلیہ پر ڈالنا درست نہیں۔ مقننہ بھی اپنی ذمہ داری پوری کرے۔ سرکاری مقدمات اہل وکلاء کو دیئے جائیں۔ ہم نے معاشرے میں کرپشن کو تسلیم کرلیا ہے جو معاشرتی نقص ہے۔ انہوں نے ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو تلقین کی کہ ماتحت عدلیہ میں سے کرپٹ ججوں کو نکالا جائے۔ تاکہ معاشرہ درست ہو۔ وکیل کان میں جج کی کرپشن کی بات کرتے ہیں سامنے بیان کیوں نہیں دیتے۔ انہوں نے عدلیہ کی آزادی کے لئے کام کرنے پر صحافت کی ہمت کی تعریف کی اور ان کو مبارک باد دی۔

○ سیالکوٹ ڈسکہ روڈ پر سیالکوٹ سے 8 کلو میٹر دور آڈھا کے قریب بس اور ٹریکٹر کی ہولناک ٹکر سے 9۔ افراد جاں بحق اور 13۔ زخمی ہو گئے۔ حادثہ کے بعد بس کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ دو شدید زخمیوں کو لاہور منتقل کر دیا گیا۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے اعلان کیا ہے کہ اسلامی سربراہ کانفرنس میں مسئلہ کشمیر اٹھائیں گے۔ بھارت کے ہاتھوں مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا معاملہ بھی زیر بحث لایا جائے گا۔ مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کے اجلاس کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بدعنوان عناصر کے خلاف کارروائی جلد شروع ہو گی۔ ضرورت پڑی تو قانون میں ترمیم کریں گے۔ عوام نے مصائب سے نجات کے لئے مینڈیٹ دیا ہے۔

○ افغانستان کی حکمران جماعت طالبان اسلامی سربراہ کانفرنس میں مبصر کی حیثیت سے شرکت کرے گی۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے الزام لگایا ہے کہ سر عام ہارس ٹریڈنگ ہو رہی ہے۔ سندھ میں ہمارے 5۔ ارکان خرید لئے گئے ہیں۔ صدر لغاری اس صورت حال پر خاموش ہیں۔ بھٹو خاندان کے خلاف سازشوں کا جال بچھا دیا گیا ہے۔ نواز شریف سے ابھی ملاقات کا ارادہ نہیں۔ انہوں نے دعوت دی تو پھر دیکھوں گی۔ انہوں نے کہا کہ زرداری کو سینٹ میں جانے کی ابھی تک اجازت نہیں ملی۔

○ پاک بحریہ کے سربراہ ایڈمرل منصور الحق کو جبری ریٹائر کر دیا گیا ہے ریئر ایڈمرل خالد ایم میر پاک بحریہ کے نئے سربراہ ہوں گے۔ چند روز تک انہیں ایڈمرل کے عہدے پر ترقی دے دی جائے گی۔ پاک بحریہ کے سربراہ پر اختیارات سے تجاوز اور استحقاق کے بغیر اخراجات کے الزامات درست پائے گئے۔

○ باجوڑ ایجنسی میں شدید زلزلہ آنے سے دس افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ لاتعداد مکانات منہدم ہو گئے۔ سینکڑوں مویشی مر گئے۔ لوگ خوفزدہ ہو کر گھروں سے نکل آئے۔ زلزلہ بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب سوا ایک بجے آیا۔ بلوچستان میں بھی زلزلے نے پھر زمین ہلا دی۔ ہرنائی شہر ہی دوبارہ سب سے زیادہ متاثر ہوا۔ علی الصبح شروع ہونے والے جھٹکے شام تک جاری تھے۔ تھانے اور جیل کی عمارتیں بھی زمین بوس ہو گئیں زلزلہ کی شدت 5.5 درجے تھی

○ مرتضیٰ بھٹو کے قتل کی تحقیقات کرنے والے ٹریبونل کے روبرو سرکاری وکیل نے الزام عائد کیا ہے کہ مرتضیٰ کو ارادۃً قتل کیا گیا۔ اس میں آصف زرداری، نصیر اللہ بابر، عبد اللہ شاہ اور پولیس حکام ملوث ہیں۔

○ بینکوں کے سربراہوں اور ڈائریکٹروں کے اثاثوں کی چھان بین شروع کر دی گئی ہے۔ پچھلے چند برسوں میں مختلف بینکوں اور مالیاتی اداروں میں قرضوں کے اجراء، ری شیڈیولنگ میں کئی سنگین بے قاعدگیوں کی شکایات ملی تھیں۔

○ امریکی سفیر نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت میں غیر سرکاری مذاکرات حوصلہ افزا رہے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے حکومت سے ایک بار پھر اختلافات ہو گئے ہیں۔ ایم کیو ایم نے اپنے رکن ڈاکٹر نشاط کو حلف اٹھانے سے روک دیا ہے۔ ایم کیو ایم نے آخری وقت اپنے رکن اسمبلی کو اس لئے حلف اٹھانے سے روکا کہ پہلے معاملات طے کئے جائیں۔

○ وزارت دفاع کے ترجمان نے کہا ہے کہ نیوی کے چیف ایڈمرل منصور الحق کو جبری ریٹائر نہیں کیا گیا۔

مکان برائے فروخت

محلہ ناصر آباد شرقی مکان نمبر 2 ا برائے فروخت
رابطہ کیلئے : مجید احمد دار النصر وسطی
c/o محمد خالق واپڈا نزد صوفی مٹھائی والا